11556 - کیا بے آباد جگہ پر ملازمت کرنے والوں پر نماز جمعہ واجب ہے ؟

سوال

ہم کچھ لوگ اپنے گھر اور اہل و عیال سے دور کام کرتے ہیں، جہاں نہ تو کوئی رہتا ہے اور نہ ہی مسجد ہے، ہمارے کام اور گھر رہنے کی مدت برابر ہے، یعنی ہم اٹھائیس دن کام کریں تو اٹھائیس دن چھٹی ہوتی ہے، اور سارا سال یہی ہوتا ہے، اور روزانہ بارہ گھنٹے کام کرتے ہیں.
کیا اس جگہ پر نماز جمعہ واجب ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس جگہ آپ پر نماز جمعہ واجب نہیں، بلکہ آپ لوگ ظہر کی نماز ادا کرینگے، اس لیے کہ آپ وہاں کے رہائشی نہیں (یعنی آپ وہاں مستقل مقیم نہیں ہیں) اور وہاں کوئی رہائشی بھی نہیں جس کے ساتھ آپ لوگ نماز جمعہ ادا کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کچھ لوگ شہر سے باہر زراعت کے لیے جاتے اور وہاں تقریبا ہر برس کم از کم دو ماہ اور زیادہ سے زیادہ چار ماہ رہتے ہیں، نماز جمعہ کے لیے شہر آنا مشکل ہے، تو کیا وہ ان پر نماز جمعہ واجب ہے، یا جائز ہے ؟ یا کام والی جگہ میں ان کے لیے نماز جمعہ ادا کرنی جائز نہیں، بلکہ تکلیف کر کے انہیں شہر ضرور جانا ہو گا ؟

یا پھر مسافر کی طرح ان سے جمعہ ساقط ہو جاتا ہے، اور ملازمت والی جگہ میں کتنی مدت رہنے سے جمعہ ساقط ہو گا ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر تو وہ کھیت جہاں یہ لوگ کام کرتے ہیں وہاں کوئی رہتا ہے اور وہ اس کی رہائش ہے تو ان پر وہاں کے رہائشیوں کے تابع ہوتے ہوئے نماز جمعہ واجب ہے، اور وہ ان کے ساتھ مل کر نماز جمعہ ادا کرینگے، یا پھر ان کے علاوہ جو بھی لوگ انہیں میسر ہوں ان کے ساتھ مل کر نماز جمعہ ادا کریں، کیونکہ نماز جمعہ اور اس کی ادائیگی کی کوشش میں عمومی دلائل اسی پر دلالت کرتے ہیں.

اور اگر ان کھیتوں اور فارموں میں کام کرنے والے لوگ اپنی بستی یا ارد گرد کی کسی اور بستی کی اذان سنتے ہیں تو

ان كے ليے وہاں جاكر نماز جمعہ ادا كرنے كى كوشش كرنا واجب ہے، تا كہ مسلمانوں كے ساتھ مل كر نماز جمعہ ادا كريں؛ كيونكہ اللہ تعالى كا عمومى فرمان ہے:

اے ايمان والو! جب جمعہ كے روز نماز كے ليے اذان دى جائے تو اللہ تعالى كى ذكر كى طرف چلے آؤ الجمعة (9).

اور اگر ان كھيتوں اور فارموں ميں كوئى رہائشى شخص نہيں اور نہ ہى وہ ارد گرد كى بستى سے جمعہ كى اذان سنتے ہيں تو ان پر جمعہ واجب نہيں ہوتا وہ ظہر كى نماز باجماعت ادا كرينگے.

كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں مدينہ كے ارد گرد قبائل اور عوالى ميں كھيت تھے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے وہاں كے لوگوں كو نماز جمعہ كے ليے آنے كا حكم نہيں ديا، اور اگر ايسا ہوتا تو نقل كيا جاتا، جو اس طرح كے لوگوں پر مشقت كى وجہ سے عدم وجوب كى دليل ہے.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية ولافتاء (8 / 221 - 222).

اور كميٹى كے علماء كا يہ بھى كہنا ہے:

جس كمپنى ميں آپ كام كرتے ہيں اگر تو وہ ايسےعلاقے ميں ہے جہاں جمعہ نہيں پڑھا جاتا، اور نہ ہى اس كے قريب كہيں جمعہ كى نماز ہوتى ہے اور كمپنى ميں كوئى وہاں كا رہائشى بھى نہيں جن پر جمعہ واجب ہو، تو آپ لوگوں پر جمعہ واجب نہيں، بلكہ آپ نماز ظہر ادا كرينگے.

ليكن اگر كمپنى اس علاقے ميں ہے جہاں نماز جمعہ ادا ہوتى ہے، يا پھر اس كے قريب كہيں نماز جمعہ ہوتا ہے كہ آپ كو اس كى اذان سنائى ديتى ہو يا پھر آپ كے ساتھ وہاں كے رہائشى رہتے ہوں جن پرجمعہ واجب ہے تو پھر وہاں كے رہائشيوں كے تابع ہوتے ہوئے نماز جمعہ كى ادائيگى واجب ہے. اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (8 / 220).

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے بعض طلبہ نے اجنى ملك ميں نماز جمعہ كے حكم كے متعلق دريافت كيا تو ان كا جواب تھا:

" اہل علم نے بيان كيا ہے كہ آپ اور آپ جيسے لوگوں پر نماز جمعہ واجب نہيں، بلكہ آپ كى طرف سے ادائيگى اور صحيح ہونا محل نظر ہے؛ كيونكہ آپ مسافر اور خانہ بدوشوں كے مشابہ ہيں، اور جمعہ تو كسى علاقے كے مقيم رہائشيوں پر واجب ہوتا ہے، اس كى دليل يہ ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مسافروں اور خانہ بدوشوں كو جمعہ كى ادائيگى كا حكم نہيں ديا، اور رسول كريم

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اپنے سفر میں بھی جمعہ ادا نہیں کیا.

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز ادا کی اور جمعہ نہیں پڑھا، اور نہ ہی حجاج کو اس کا حکم دیا، کیونکہ وہ مسافروں کے حکم میں ہیں، الحمد میرے علم کے مطابق تو اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں، صرف شاذ سا اختلاف ہے جو بعض تابعین میں تھا، لیکن یہ قابل التفات نہیں.

لیکن اگر مقیم مسلمان لوگوں کو آپ نماز جمعہ ادا کرتے ہوئے پائیں تو آپ اور آپ جیسے طلب علم یا تجارت کی بنا پر عارضی مقیم لوگوں کے لیے نماز جمعہ ادا کرنا مشروع ہے، تا کہ ان کے ساتھ نماز ادا کر کے جمعہ کی فضیلت حاصل ہو سکے.

اور اس لیے بھی کہ اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر مسافر شخص کسی ایسی جگہ ٹھرے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہو اور اس کی یہ اقامت اسے قصر نماز کرنے میں مانع ہو تو مقیم رہائشی کے تابع اس پر بھی جمعہ واجب ہے. اھ

دیکھیں: فتاوی ابن باز (12 / 377).

واللہ اعلم .